AL-AHQAQ Recognized by HEC in Y-Category
https://ahqaq.com/index.php/Journal/article/view/38 ONLINE - ISSN- 3006-595X
Volume.3, Issue.1 (2025) PRINT - ISSN- 3006-5941

ضلع چترال میں خودکشی کا بڑھتا ہوا رجحان، اسباب اور سدِّباب قرآن وسنت کی روشنی میں

The Causes of Escalating Trend of Suicide in Chitral, and Preventive Measures to Check the Menace in the Light of Quran and Sunnah

Muhammad Ghayas Uddin

Assistant Professor, HOD, Department of Islamic Studies, Govt. College Chitral.

muhammadghayas88@gmail.com

Haider Zaman

Lecturer, Department of Islamic Studies, Govt. College Chitral.

haiderzaman106@gmail.com

Noor Shahideen

Lecturer, Department of Islamic Studies, Govt. College Chitral.

qarinoorshahid@gmail.com

Abstract:

Allah Almighty says in Holy Quran: There is no doubt that we have created man in the best form. Human life is a great blessing of Allah Almighty. We have been ordered to value it in the Quran and Hadith. In fact, we have both this life and this body as a keeper from Allah Almighty not as an owner. The owner of our bodies and souls is Allah Almighty. That is why suicide is not allowed in Islam. Unfortunately, there has been a significant increase in suicides in Chitral over the past years and most of the suicide victims are young girls. In this article, a brief introduction of Chitral is given, then reasons of suicide are discussed, and then the steps to check it has been explained and finally the research summary is given. If this research article is studied and implemented, suicide in Chitral can be mitigated to a great extent.

Keywords:

Quran, Sunnah, Life, Suicide, Chitral, Increase, Reasons.

تعارف:

بلاشبہ خودکشی عالمی سطح پر ایک سنگین مسئلہ ہے، انسان جب ہر طرح سے ناامید ہوتا ہے تو وہ اپنی جان اپنے ہاتھوں سے ختم

کرنے کو مسائل اور ناامیدی کا حل سمجھتا ہے۔چترال صوبہ خیبر پختونخواہ کا ایک نہایت پسماندہ علاقہ ہے جو 2018ء سے پہلے ایک ضلع سمجھا جاتا تھا،اب یہ دو ضلعوں (لوئر اور اپر چترال) پر مشتمل ہے، بد قسمتی سے گزشتہ چند سالوں سے چترال میں خودکشی کی شرح میں کافی اضافہ ہوا ہے، اس لئے ضروری تھا کہ ان اسباب کا تعین کیا جائے جو خودکشی کی وجہ بنتے ہیں، پھر خودکشی کی شرعی حیثیت اور اس کے وبال کو بیان کرنے کے ساتھ ساتھ اس کے سدِباب کے لئے ضروری امور پر تفصیلی و تحقیقی بحث کی جائے۔زیر نظر تحقیقی مضمون میں انہی باتوں کو موضوعِ بحث بنایا گیا ہے۔

ضلع چترال کا مختصر تعارف:

ضلع چترال پاکستان کے شمال مغرب میں کوہ ہندوکش کے سلسلے میں واقع ایک نہایت پسماندہ ضلع ہے، یہ ضلع ابتداء میں ایک ہی ضلع تھا، جو 2018ء میں دو اضلاع کے مابین تقسیم کر دیا گیا جو کہ اب لوئر اور اپر چترال کے نام سے جانے جاتے ہیں۔یہاں کے مقامی لوگوں کی اکثریت "کھو" نسل سے تعلق رکھتی ہے اور "کھوار" زبان بولتی ہے۔ضلع چترال میں کھوار زبان کے ساتھ دیگر کئی زبانیں بھی بولی اور سمجھی جاتی ہیں جن میں چند ایک درج ذیل ہیں:

کھوار (چترالی زبان):

یہ زبان دونوں اضلاع میں بولی جانے والی سب سے بڑی زبان ہے اور چترال میں رابطے کی بھی زبان یہی ہے

کیلاشہ:

یہ کیلاش وادیوں (بمبوریت، رمبور اور بیریر) میں بولی جانے والی اور کیلاش قبائل کی ہے۔

ڈانگرک وار یا پالولہ:

یہ زبان ڈانگرک نسل کے لوگوں کی زبان ہے جو وادی کے مختلف علاقوں، عشریت، دامیل، ارندو، بیوڑی وغیرہ دروں میں پائی جاتی ہے۔

پشتو:

پشتو زبان تحصیل دروش اور تحصیل چترال لوئر میں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔

مذکورہ زبانوں کے علاوہ گوجری، بدتحہ، فارسی، پنجابی اور اُردو زبان بولنے والے بھی چترال میں رہتے ہیں۔[i]

ضلع چترال میں محکمۂ تعلیم کے ایم آئی ایس 2015-2016 کے مطابق صوبہ خیبر پختونخواہ کے تمام اضلاع میں تعلیمی شرح کے اعتبار سے دوسرے نمبر پر ہے۔یہاں ابتدائی تعلیم کی شرح خواندگی 94٪ اور سیکنڈری سطح پر شرح خواندگی 81٪ ہے۔خواتین بھی تعلیمی میدان میں مردوں کے شانہ بشانہ موجود ہیں۔[ii]

آبادی کی مذہبی اعتبار سے تقسیم:

چترال کی زیادہ تر آبادی اہل سنت والجماعت سے تعلق رکھتی ہے اور ان کی آبادی تقریباً 69٪ ہے۔اس کے علاوہ 29٪ آبادی اسماعیلیوں کی ہے، اور دو فیصد آبادی کیلاش لوگوں پر مشتمل ہے۔[iii]

https://ahqaq.com/index.php/Journal/article/view/38 ONLINE - ISSN- 3006-595X
Volume.3, Issue.1 (2025) PRINT - ISSN- 3006-5941

ویسے تو چترال اپنے خوبصورت لینڈ سکیپ، روح افزا مقامات، کیلاش ثقافت، چترالی ثقافت اور پولو کے لئے دنیا بھر میں مشہور ہے لیکن کچھ عرصہ سے چترال مذکورہ وجوہات کی وجہ سے شہ سرخیوں میں نہیں آیا بلکہ یہاں پر خودکشی کے پے درپے واقعات کی وجہ ہے۔

خودکشی کی تعریف:

لغت کے مطابق خودکشی انسان کا اپنے ارادہ اور اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی جان تلف کرنے کو کہتے ہیں، چنانچہ فیروز اللغات میں ہے: خودکشی: اپنے آپ کو ہلاک کرنا"۔[iv] اس کے لئے انگریزی میں Suicide کا لفظ استعمال ہوتا ہے، اس کی تعریف انگلش میں یوں کی گئی ہے:

Suicide: the act or an instance of ending one's own life voluntarily and intentionally"[v]

ترجمہ: کسی کا رضاکارانہ اور جان بوجھ کر اپنی زندگی کا خاتمہ کرنے کا عمل خودکشی کہلاتا ہے"۔

دنیا بھر میں خودکشی کے واقعات:

WHO کی رپورٹ شائع شدہ 28 اگست 2023ء کے مطابق ہر سال سات لاکھ افراد خودکشی کی وجہ سے مر جاتے ہیں۔ اور اس میں وہ تعداد شامل نہیں ہے جو اس کوشش میں کامیاب نہیں ہوتے۔

اس رپورٹ کے مطابق 15 سے 29 سال کے ایج گروپ میں خودکشی جان جانے (مر جانے) کی چوتھا بڑا سبب ہے، اور دنیا بھر میں 77 فیصد خودکشی کے واقعات کم اور اوسط آمدنی والے ممالک میں رونما ہوتے ہیں۔[vi]

چترال میں خودکشی کے واقعات:

سرکاری اعداد و شمار کے مطابق چترال میں گزشتہ چند سالوں کے دوران اپنے ہاتھوں سے اپنی زندگی ختم کر دینے والوں کی تعداد 119 تک ہے۔

چترال ٹائمز اور ڈان نیوز کے مطابق خودکشی کرنے والوں میں عورتوں کی تعداد 65.5 فیصد جبکہ مردوں میں یہ شرح 34.5 فیصد ہے۔

دوسری حیرت کی بات یہ ہے کہ ان واقعات میں ناخواندہ افراد کی شرح 30.4 فیصد جبکہ تعلیم یافتہ افراد کی شرح لگ بھگ 69.6 فیصد ہے۔[vii]

7 جنوری 2022ء کو بی بی سی کی ایک رپورٹ میں یہ بتایا گیا کہ دس برسوں کے دوران مبینہ طور پر چترال میں خودکشی کے جو واقعات رپورٹ ہوئے، ان کی تعداد 175 ہے، جن میں 106 خواتین شامل ہیں۔ چترال پولیس کی رپورٹ کے مطابق صرف سال 2021ء میں اپر چترال میں کل 21 افراد نے خودکشی کی اور ان میں زیادہ تر خواتین شامل ہیں۔[viii]

خودکشی کے عمومی اسباب:

فرانسیسی سوشیالوجسٹ درخایم نے اپنی کتاب Suicide a Study in Sociology میں ان اسباب کا تجزیہ کیا ہے جو خودکشی کی وجہ بنتے ہیں، اس تحقیق کے مطابق خودکشی کے زیادہ تر واقعات تفسیاتی مسائل کے باعث پیش آتے ہیں۔ اگرچہ نفسیاتی مسائل بھی معاشرتی میلانات و تجربات سے وجود میں آتے ہیں اور حالات و واقعات Final Triger کا کام کرتے ہیں لیکن نفسیاتی مسائل براہ راست وجہ بنتے ہیں خودکشی کے۔

چند نفسیاتی مسائل جو خودکشی کی وجہ سب سکتے ہیں درج ذیل ہیں:

1۔۔۔موڈ کی خرابی Mood Disorder

2۔۔۔ڈپریشن Depression

3۔۔۔مایوسی Desperation

4۔۔۔تنہا پسندی

5۔۔۔عدم برداشت [ix]

WHO کی رپورٹ کے مطابق بھی خودکشی کے زیادہ تر واقعات ذہنی بیماریوں، ڈیپریشن اور الکوحل کے استعال کے باعث رونما ہوتے ہیں۔

ان اسباب کے علاوہ چند اسباب یہ بھی ہیں:

1۔۔۔معاشی مسائل

2۔۔۔جذباتی تعلقات

3۔۔۔معاشرتی زیادتی Social Abuse

معاشرے میں رہنے والے بعض لوگوں کو کمتر سمجھا جاتا ہے، اگرچہ حقیقت میں تمام انسان برابر ہوتے ہیں البتہ جو زیادہ متقی ہوتا ہے وہ اتنی زیادہ عزت والا ہوتا ہے، لیکن جہالت کی وجہ سے بعض لوگوں میں یہ بیماری ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کو اپنے سے کمتر سمجھتے ہیں۔ تو جن کو کمتر سمجھا جاتا ہے وہ احساس کمتری کا شکار ہوتے ہیں اور نتیجتاً اپنی زندگی کا چراغ گل کرتے ہیں۔

4۔۔۔جان لیوا بیماری [x]

چترال میں خودکشی کے اسباب:

چترال میں خودکشی کے اسباب کا اگر دستیاب رپورٹ کو سامنے رکھ کر جائزہ لیا جائے، تو اس کے اسباب کی درجہ بندی یوں ہو سکتی ہے۔

ڈپریشن: بیشتر افراد ڈپریشن کی وجہ سے خودکشی کرتے ہیں، یوں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ڈپریشن خودکشی کی بنیادی وجہ ہے، لیکن اگر دیکھا جائے تو یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ ڈپریشن خود کسی دوسری حالت یا واقعہ کی پیداوار ہوتا ہے، چترال کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو یہاں خودکشی کرنے والوں کے ڈپریشن میں جانے کی کئی ساری وجوہات ہیں، چند بڑی اور بنیادی وجوہات درج ذیل ہیں:

الف۔۔۔گھریلو ناچاقی: چترال میں خودکشی کی ایک بڑی وجہ گھریلو ناچاقی ہے، خصوصاً جائنٹ فیملی میں گھریلو ناچاقی کے مسائل زیادہ ہوتے ہیں، بہو کا تعلق ابتداءً ساس یا نند سے خراب ہوتا ہے، پھر رفتہ رفتہ سسر اور دیور سے ہوتا ہوا شوہر تک جاتا ہے، لڑکی اپنے میکے والوں کو سسرال میں اپنے اوپر ہونے والے مظالم کے بارے میں اس لئے نہیں بتاتی کہ کہیں اس کے اپنے گھر والے یا دوسرے رشتہ دار اس کو بداخلاق اور بدزبان وغیرہ ہونے کا طعنہ نہ دیں، جس کے بعد لڑکی اپنے آپ کو مجبور محض سمجھنے لگتی ہے، یہ خیال رفتہ رفتہ ڈپریشن کا باعث بن جاتا ہے، یوں وہ اپنی زندگی کا خاتمہ کر دیتی ہے۔

ب۔۔۔پسند کی شادی کا نہ ہونا: ایسے بھی کئی سارے واقعات رونما ہوئے ہیں کہ والدین نے اپنی بیٹی یا بیٹے کی شادی اس کی پسند کی جگہ کرنے سے انکار کیا، اور اس نے خودکشی کر ڈالی۔

ج۔۔۔امتحان میں کم نمبر آنا یا فیل ہونا: چترال میں خودکشی کے کئی واقعات کے پیچھے یہ عامل بھی کارفرما رہا ہے، امتحان خصوصاً میٹرک کے امتحان میں کم نمبر آنے کی وجہ سے والدین سے ڈر کر یا اس کو اپنے لئے باعثِ شرمندگی سمجھ کر کئی بچوں اور بچیوں نے اپنی زندگی کا چراغ گل کیا ہے۔

د۔۔۔ناجائز تعلق: ایسا بھی ہوتا ہے کہ تربیت کے فقدان کی وجہ سے کبھی کبھار لڑکی کسی لڑکے کے ساتھ ناجائز تعلق قائم کرتی ہے، بعد میں لڑکا شادی سے انکار کرتا ہے جس کی وجہ سے لڑکی خودکشی کر لیتی ہے۔

7 جنوری 2022ء کو بی بی سی کی رپورٹ میں کہا گیا کہ بی بی سی نے وکیل نیاز احمد نیازی اور ہاسٹل میں مقیم طالبات سے جب چترال میں خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات اور ان کے اسباب کے بارے میں گفتگو کی خصوصاً خواتین کی کثرت کی وجہ پوچھی تو ان کے مطابق اس کی وجہ پسند کی شادی کا نہ ہونا ہے۔

کئی مرتبہ خاندانی اقدار اور کئی مرتبہ فرقہ یا مذہب آڑے آنے کی وجہ سے خواتین پسند کی شادی نہیں کر پاتیں اور وہ خودکشی کر لیتی ہیں۔

بی بی سی نے کئی ڈاکٹروں سے بھی ملاقات کی جن میں گائنی کے شعبے سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر بھی شامل تھے معاملے کی حساسیت کی وجہ سے انہوں نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر یہ بتایا کہ گزشتہ کئی برسوں کے دوران ان کے پاس بے شمار ایسی خواتین آچکی تھیں جو غیر شادی شدہ لیکن حمل کے ساتھ ہوتی تھیں اور بعد میں ایسی اطلاعات بھی ملتی تھیں کہ فلاں خاتون جس کے لئے مانع حمل ممکن نہیں ہو پایا تھا واپس جا کر خودکشی کر لی۔[xi]

چترال رورل سپورٹ پروگرام کے زیر اہتمام مقامی ہوٹل میں ایک پروگرام منعقد ہوا جس کو Chitral Today کے صحافی محکم الدین نے رپورٹ کیا، یہ پروگرام چترال میں خودکشی کی وجوہات کا تعین کرنے کے لئے منعقد کیا گیا تھا اس پروگرام کے مقررین نے چترال میں بیشتر خودکشی کے واقعات کی وجہ معاشی مسائل کو قرار دیا۔[xii]

دین سے دُوری اور جہالت:

خودکشی کے جتنے بھی اسباب اوپر ذکر کئے گئے، ان تمام اسباب کی وجہ سے انسان ناامید ہو کر ڈپریشن میں جاتا ہے، اور وہ اپنی زندگی کا چراغ گل کر دیتا ہے، لیکن اگر ہم عمیق نظر سے اس مسئلہ کا جائزہ لیں تو یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ خودکشی اور اس کے تمام عوامل کی جڑ دین سے دوری اور دینی تربیت کا فقدان ہے، عام طور پر والدین یہ سمجھتے ہیں کہ ہماری ذمہ داری اولاد کی جسمانی ضروریات (مثلاً کھانے پینے کا بندوبست کرنا، لباس اور رہائش کی ضرورت) کو پورا کرنا ہے، وہ اپنی اولاد کی تربیت کی فکر بالکل بھی نہیں کرتے، بہت کم والدین ایسے ہوتے ہیں جو اس کی طرف توجہ دیتے ہیں۔ یوں دینی تربیت کے نہ ہونے یا کم ہونے کی وجہ سے بعض اولاد بے راہ روی کی شکار ہو جاتی ہے، اور بعض اولاد مصیبت کے وقت صبر کرنے کی طاقت سے محروم ہو جاتی ہے، دونوں صورتوں میں نتیجہ خودکشی کی صورت میں نکلتا ہے۔

گزشتہ پانچ سالوں میں خودکشیوں کی تعداد:

تھانہ چترال لوئر کے مطابق گزشتہ پانچ سالوں میں چترال لوئر میں جو خودکشیاں ریکارڈ کی گئی ہیں، ان کی تعداد درج ذیل ہے:

م	دکشیو ں کی تعداد		م ش ر
ئر چتر ا ل	0	02 0ء	
ایضاً	3	02 1ء	
ایضاً	6	02 2ء	
ایضاً	2	02 4ء	
ایضاً	9	02 4ء	

اس تعداد میں مردوزن کے درمیان پر سنٹیج 70 اور 30 ہے، 70٪ فیصد خواتین اور 30٪ مردوں نے خودکشیاں کی ہیں۔ پھر یہ وہ تعداد ہے جو تھانہ میں ریکارڈ کا حصہ ہے، ظاہر ہے کہ وہ تعداد اس سے زیادہ ہوگی جو ریکارڈ کا حصہ نہیں ہے۔

خودکشی کے حوالے سے اسلامی تعلیمات:

شریعت اسلامیہ کی رُو سے انسان کی جان بھی اس کے پاس ایک امانت کے طور پر موجود ہے، اس لئے اپنی جان کو تلف کرنا اس امانت

میں خیانت ہے،اس لئے خودکشی شرعی نقطۂ نظر سے ناجائز ہے۔

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ اللَّهَ اشْتَرَى مِنَ الْمُؤْمِنِينَ أَنْفُسَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ بِأَنَّ لَهُمُ الْجَنَّةَ﴾[xiii]

ترجمہ:بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے مؤمنین کی جانوں کو اور ان کے مالوں کو جنت کے بدلے خرید لیا ہے"

سورۃالبقرہ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلاَ تُلْقُوا بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ﴾[xiv]

ترجمہ:اپنے آپ کو ہلاک مت کرو"

اسی طرح سورۃالنساء میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

﴿وَلاَ تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ﴾[xv]

ترجمہ:اپنے آپ کو قتل مت کرو"

مذکورہ بالا آیت مبارکہ کی تفسیر کرتے ہوئے امام رازیؒ لکھتے ہیں:

"يدل على النهي عن قتل غيره وعن قتل نفسه بالباطل"[xvi]

ترجمہ:یہ آیت دلالت کرتی ہے کہ اس بات پر کہ ناحق جس کسی دوسرے کو مارنا ناجائز ہے،اسی طرح خودکشی کرنا بھی ناجائز ہے"۔

علامہ ابن کثیرؒ نے اس آیت مبارکہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ دوسرے کی جان لینے کو اپنے آپ کو قتل کرنے سے تعبیر کرکے اس طرف بھی اشارہ ہوگیا کہ دوسرے کو قتل کرنا بھی بالآخر اپنے آپ کو قتل کرنا ہے کیونکہ اس کے بدلے میں خود قاتل ہی قتل ہو سکتا ہے اگر یہاں قتل نہ بھی ہو تو آخرت میں جو سزا ملے گی وہ موت سے بھی بدتر ہوگی،اس طرح سے اس تعبیر سے خودکشی کی ممانعت ہوگئی۔[xvii]

اسی طرح سنن کبریٰ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ فَحَدِيدَتُهُ فِي يَدِهِ يَجَأُ بِهَا بَطْنَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدًا مُخَلَّدًا فِيهَا أَبَدًا"[xviii]

ترجمہ:"جس شخص نے اپنے آپ کو کسی لوہے کے ہتھیار سے قتل کر لیا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں ہوگا اور وہ اس کے اپنے پیٹ میں جھونکتا رہے گا اور وہ جہنم کی آگ میں ہمیشہ جلتا رہے گا"۔

صحیح البخاری میں روایت ہے:

"عن أبي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم * من قتل نفسه بحديدة فحديدته في يده يتوجأ بها في بطنه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا ومن شرب سما فقتل نفسه فهو يتحساه في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا ومن تردى من جبل فقتل نفسه فهو يتردى في نار جهنم خالدا مخلدا فيها أبدا"[xix]

ترجمہ:حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:جس نے کسی لوہے سے خودکشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں وہ لوہا اپنے پیٹ پر گھونپتا رہے گا اور ہمیشہ ہمیشہ جہنم میں رہے گا،اور جس نے زہر پی کر خودکشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں زہر گھونٹ گھونٹ پیتا رہے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا،اور جس نے پہاڑ سے اپنے آپ کو گرا کر خودکشی کی تو وہ جہنم کی آگ میں

پہاڑ سے گرتا رہے گا اور ہمیشہ جہنم میں رہے گا"۔

کیا خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا؟ اگرچہ مذکورہ بالا روایت سے یہ بات معلوم ہوتی ہے کہ خودکشی کرنے والا ہمیشہ جہنم میں رہے گا، تاہم شارحینِ حدیث نے آیات مبارکہ اور دوسری روایات کی روشنی میں اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں کہ بلاشبہ انسان کی جان اللہ تعالیٰ کی طرف سے امانت ہوتی ہے، اس میں خیانت کرنا حرام اور گناہ کبیرہ ہے، اس لئے خودکشی کرنا شرعاً ناجائز اور حرام ہے، اور خودکشی کرنے والا خودکشی کو حلال و جائز سمجھ کر خودکشی کرے تو وہ دائرہ اسلام سے خارج ہوتا ہے جس کا نتیجہ ہمیشہ جہنم میں رہنا ہے، لیکن اگر خودکشی کرنے والا خودکشی کو ناجائز سمجھتا ہو تو اس اقدام سے وہ کافر نہیں ہوگا البتہ جہنم میں اپنے اس عمل کی سزا (جس کا ذکر اوپر کی روایت میں موجود ہے) کاٹنے کے بعد اللہ تعالیٰ کی رحمت و فضل و کرم سے جنت میں جائے گا۔

اسلام میں چونکہ دنیا کی زندگی اصل نہیں بلکہ آخرت کی زندگی اصل ہے، جس کا فیصلہ انسان کے اس دنیا میں اعمال کی بنیاد پر ہوگا اس لئے آخرت کی ابدی زندگی میں وہی کامیاب ہو سکتا ہے جس نے دنیا کی زندگی میں رب کی اطاعت، مصائب اور پریشانیوں پر صبر کرکے ان کا مردانہ وار مقابلہ کیا۔

قرآن مجید میں مؤمنین کی صفات میں صبر کو بہت زیادہ اہمیت دی گئی ہے، چنانچہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿يَاأَيُّهَا الَّذِينَ ءَامَنُواْ اسْتَعِينُواْ بِالصَّبْرِ وَالصَّلَواةِ إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ﴾[xx]

ترجمہ: "اے ایمان والو! نماز اور صبر کے ذریعہ مدد حاصل کرو، بلاشبہ اللہ تعالیٰ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے"۔

اس آیت کی تفسیر میں استاذ محترم حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم العالیہ تحریر فرماتے ہیں:

"ایک مؤمن کا کام یہ ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی مشیت پر راضی رہ کر صبر کا مظاہرہ کرے۔ واضح رہے کہ صبر کا مطلب یہ نہیں کہ انسان کسی تکلیف یا صدمے پر روئے نہیں۔ صدمے کی بات پر رنج کرنا انسان کی فطرت میں داخل ہے اس لئے شریعت نے اس پر کوئی پابندی نہیں لگائی۔ جو رونا بے اختیار آجائے وہ بھی بے صبری میں داخل نہیں۔ البتہ صبر کا مطلب یہ ہے کہ صدمے کے باوجود اللہ تعالیٰ سے کوئی شکوہ نہ ہو، بلکہ اللہ تعالیٰ کے فیصلے پر انسان عقلی طور پر راضی رہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی ڈاکٹر آپریشن کرے تو انسان کو تکلیف تو ہوتی ہے اور بعض اوقات اس تکلیف کی وجہ سے انسان بے ساختہ چلا بھی اٹھتا ہے، لیکن اسے ڈاکٹر سے شکایت نہیں ہوتی، کیونکہ اسے یقین ہے کہ جو کچھ کر رہا ہے اس کی ہمدردی میں اور اس کی مصلحت کی خاطر کر رہا ہے"۔[xxi]

نیز احادیث مبارکہ میں وقتی پریشانیوں سے گھبرا کر بے قرار ہونے کو صبر کے منافی قرار دیا گیا ہے، چنانچہ سنن ابی داؤد کی روایت ہے:

"عَنْ أَنَسٍ قَالَ أَتَى نَبِيُّ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- عَلَى امْرَأَةٍ تَبْكِى عَلَى صَبِيٍّ لَهَا فَقَالَ لَهَا « اتَّقِى اللَّهَ وَاصْبِرِى ». فَقَالَتْ وَمَا تُبَالِى أَنْتَ بِمُصِيبَتِى فَقِيلَ لَهَا هَذَا النَّبِىُّ -صلى الله عليه وسلم-. فَأَتَتْهُ فَلَمْ تَجِدْ عَلَى بَابِهِ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ « إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى ». أَوْ « عِنْدَ أَوَّلِ صَدْمَةٍ»".

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ایک عورت کے پاس تشریف لے گئے جو اپنے بچے کی موت پر رو رہی تھی، اور آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: اللہ سے ڈرو اور صبر کرو"، تو اس عورت نے کہا کہ آپ کو میری مصیبت کی کیا پرواہ ہے، تو اس سے کہا گیا کہ یہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ ہیں، تو (کچھ عرصہ بعد میں) وہ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے پاس آگئی، اور اس نے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ کے دروازے پر دربان وغیرہ بھی نہیں پائے، اور کہا: یارسول اللہ! میں آپ کو نہیں پہچان سکی"، تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا کہ: بے شک صبر وہ ہے جو پہلے صدمہ میں ہو (یا آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے یوں فرمایا کہ) صبر وہ ہے جو صدمہ (تکلیف) کے اول وقت میں ہو"۔[xxii]

اور صبر کرنے کا جو ثواب ہے وہ بھی بے پناہ ہے، چنانچہ سنن ابن ماجہ کی روایت ہے:

"عن أبي أمامة عن النبي صلى الله عليه و سلم قال (يقول الله سبحانه ابن آدم أن صبرت واحتسبت عند الصدمة الأولى لم أرض لك ثوابا دون الجنة)"

ترجمہ: حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا کہ: اللہ سبحانہ وتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ابن آدم! اگر تم نے پہلے صدمہ کے وقت صبر کیا اور اس پر ثواب کی نیت کی تو میں تمہیں ثواب میں جنت سے کم کسی چیز پر راضی نہیں ہوں گا"۔[xxiii]

چترال میں خودکشی کا سدِّباب:

جیسا کہ ماقبل میں گزرا کہ بعض لوگ خودکشی معاشی مسائل سے تنگ آکر کرتے ہیں، اگرچہ چترال میں خودکشی کا یہ سبب بہت کم ہے، لیکن پھر بھی ایسے افراد کو خودکشی سے بچانے کے لئے ان کی عزتِ نفس کا لحاظ رکھتے ہوئے ان کا مالی سپورٹ کرنا بہت ضروری ہے، یہ کام بنیادی طور پر حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے افراد کی صاف وشفاف لسٹ تیار کرے، اور ان لوگوں کو نقد رقم دینے کے بجائے انہیں ایسا ہنر سکھائے کہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑے ہوں۔ حکومت پاکستان میں نادار افراد کو مالی شپورٹ کرنے کے لئے باقاعدہ ایک شعبہ بنام بیت المال/محکمۂ زکوٰۃ وعشر موجود ہے، تاہم یہ ڈیپارٹمنٹ فنڈ نہ ہونے کی وجہ سے بری طرح متاثر ہے۔

سرکاری تعاون کے علاوہ مختلف این جی اوز اور مالی طور پر مستحکم افراد کو بھی چاہئے کہ وہ معاشرے کے نادار افراد کو سپورٹ کریں۔ لیکن آج کل کا ایک المیہ یہ ہے کہ تعاون کے نام پر لوگوں کی عزتِ نفس کو مجروح کیا جاتا ہے، ایک عدد کمبل کسی کو دے کر اس کی تصویریں اور ویڈیوز بنا کر سوشل میڈیا پر اپلوڈ کر کے خوب اپنی تشہیر کی جاتی ہے، جبکہ شرعی طور پر کسی کے ساتھ تعاون اس طرح ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کسی کو علم تک نہ ہو، یعنی ایک ہاتھ سے دے اور دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو، چنانچہ سنن الترمذی کی روایت ہے:

"عن أبي هريرة أو عن أبي سعيد : أن رسول الله صلى الله عليه و سلم قال سبعة يظلهم الله في ظله يوم لا ظل إلا ظله إمام عادل وشاب نشأ بعبادة الله ورجل كان قلبه معلقا بالمسجد إذا خرج منه حتى يعود إليه ورجلان تحابا في الله فاجتمعا على ذلك وتفرقا ورجل ذكر الله خاليا ففاضت عيناه ورجل دعته امرأة ذات حسب وجمال فقال إني أخاف الله ورجل تصدق بصدقة فأخفاها حتى لا تعلم شماله ما تنفق يمينه"

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمْ نے فرمایا: سات آدمیوں کو اللہ اپنے سائے میں رکھے گا جس دن کہ سوائے اللہ کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہوگا: حاکمِ عادل اور وہ شخص جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا

ہو اور وہ اشخاص جو باہم صرف اللہ کے لئے دوستی کریں جب جمع ہوں تو اسی کے لئے اور جب جدا ہوں تو اسی کے لئے اور وہ شخص جس کو کوئی منصب اور جمال والی عورت زنا کے لئے بلائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں اس لئے انہیں آسکتا اور وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی معلوم نہ ہو کہ اس کے داہنے ہاتھ نے کیا خرچ کیا اور وہ شخص جو خلوت میں اللہ کے یاد کرے اور اس کی آنکھیں آنسوؤں سے تر ہو جائیں"۔

علماء کرام کو چاہئے کہ لوگوں بتلائیں کہ رزق میں جو کچھ ہو وہ مل جائے گا اس لئے معاشی طور پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔

جہاں تک ان افراد کا تعلق ہے جو گھریلو ناچاقیوں، شادی کے مسائل یا دوسرے جذباتی مسائل کی وجہ سے اپنی جان لیتے ہیں تو ان کو بھی کیس ٹو کیس سٹڈی کرنے کی ضرورت ہے۔

اسلام نے عورتوں کو اپنی مرضی سے نکاح کا اختیار دیا ہے والدین کو اپنی جھوٹی اناؤں کے لئے اولاد کے جذبات کا گلا نہیں ے گھونٹنا چاہئے۔

اس کے علاوہ ہمارے معاشرے میں شادی بیاہ کا اسراف و تبذیر اور غلط رسومات کی وجہ سے جیسا شکل بنادیا گیا ہے وہ بھی سراسر اسلام کی تعلیمات کے خلاف ہے۔

شادی کو اسلام کی روح کے مطابق سادہ و آسان بنانا چاہئے۔

کثرتِ ازدواج بھی ہمارے معاشرے میں ایک Taboo بن چکا ہے جو کہ اسلام کی تعلیمات کے سراسر منافی ہے۔اس کو بھی توڑنے کی ضرورت ہے۔

Who نے اپنی رپورٹ میں خودکشی کے روک تھام کے لئے جو اقدامات تجویز کئے ہیں وہ کچھ یوں ہیں:

1۔۔۔نابالغ بچوں میں Socio Emotional مہارتیں پیدا کرنا

2۔۔۔ذہنی اعراض اور بیماریوں کی ابتدائی تخصیص

3۔۔۔Awareness پیدا کرنا

خصوصاً ذہنی صحت کے مسائل سے متعلق Taboos ہونے کی وجہ سے ذہنی اور نفسیاتی امراض کا شکار لوگ مدد طلب ہی نہیں کرتے جس کی ان کو ضرورت ہے۔[xxiv]

تعلیمی اداروں میں کونسلنگ کا عمل قائم کرنا:

چترال کے تمام سکولوں، کالجوں میں کونسلنگ کے لئے ایک یونٹ قائم ہونا چاہئے، اگر ہر سکول اور کالج میں یہ ممکن نہیں ہے، تو حکومتی سطح پر کوئی ایسا ادارہ یا یونٹ ضرور ہونا چاہئے جو تعلیمی اداروں میں جا کر ناامید افراد کی شناخت کر کے ان کی کونسلنگ کرے، یا عمومی طور پر مختلف تربیتی ورکشاب کرائے۔اس یونٹ میں ماہرینِ نفسیات کے علاوہ ماہر علماء کرام بھی ضرور شامل ہوں۔حکومتی یونٹ کا فوکس تعلیمی اداروں پر رہے۔

حکومت کے علاوہ دیہی تنظیمیں بھی اپنے وسائل کو بروئے کار لا کر یہ کام کر سکتی ہیں، دیہی تنظیمیں تعلیمی اداروں کے بجائے عام افراد

Recognized by HEC in Y-Category
ONLINE - ISSN- 3006-595X
PRINT - ISSN- 3006-5941

کے گھریلو مسائل پر فوکس کریں۔

ڈی پی او چترال کا مستحسن اقدام:

چترال میں خودکشی کے روک تھام کے لئے ڈی پی او چترال لوئر افتخار شاہ صاحب نے Suicide Preventive Unit & Gender Response Center کے نام سے اپنی سربراہی میں ایک یونٹ (ادارہ) قائم کیا ہے، جو تھانہ چترال لوئر کی رپورٹ کے مطابق بہت مؤثر انداز میں کام کر رہا ہے۔ اس سلسلے میں جب راقم الحروف نے متعلقہ یونٹ (ادارہ) سے معلومات حاصل کیں تو انہوں نے بتایا کہ: "ڈی پی او افتخار شاہ صاحب چترال لوئر نے جب دیکھا کہ چترال میں خودکشی کا رجحان رفتہ رفتہ بڑھ رہا ہے، تو انہوں نے اپنے ماتحت افسران سے مشاورت کے بعد خودکشی کے روک تھام کے حوالے سے ایک یونٹ قائم کرنے کا فیصلہ کیا، یوں 20 مارچ 2024ء کو ایک قائم کیا گیا، جس کا نام Suicide Preventive Unit & Gender Response Center رکھا گیا، یہ یونٹ اب تک کئی سارے معاملات میں بہت مؤثر طور پر کردار ادا کیا ہے۔ 20 مارچ 2024ء سے لے کر 31 دسمبر 2024ء تک اس یونٹ نے پندرہ افراد کو خودکشی سے بچانے میں کردار ادا کیا، یہ ایسے افراد تھے جو ڈپریشن کی وجہ سے خودکشی کے دھانے میں پہنچے ہوئے تھے، آج یہ سب نارمل زندگی جی رہے ہیں"۔[xxv]

خلاصۂ کلام:

مذکورہ بحث کا خلاصہ یہ ہے کہ زندگی اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت ہے، قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ بطورِ احسان تخلیق انسانیت کو بیان فرمایا ہے، ہمارا یہ جسم اور ہماری روح دونوں کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے، یہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی امانت ہیں، اس لئے کسی انسان کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ خودکشی کرے، لیکن بدقسمتی سے چترال میں گزشتہ چند سالوں سے خودکشی میں اضافہ دیکھا گیا ہے، اور خودکشی کرنے والوں میں زیادہ تر لڑکیاں ہیں، اور ان خودکشیوں کے پیچھے کے عوامل واسباب میں سب سے بڑا وبنیادی سبب دینی تربیت کا فقدان یا کمی ہے، دینی تربیت نہ ہونے کی وجہ سے ایک لڑکی کسی اجنبی کے ساتھ ناجائز تعلقات استوار کرتی ہے، بے روزگار نوجوان ڈپریشن کا شکار ہوتا ہے، امتحان میں فیل ہونے والی لڑکی یا لڑکا ڈپریشن کا شکار ہوتا ہے، اور خودکشی کرلیتا ہے، اس لئے ضروری ہے کہ والدین اپنی اولاد کی دینی تربیت کی طرف توجہ دیں، ان کی حرکات وسکنات پر کڑی نظر رکھیں، البتہ ان پر بے جا سختی نہ کریں، ان کو سنیں، ان کو ہر وقت نظر انداز نہ کریں، ان کے حالات کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ اسی طرح تعلیمی اداروں میں طلباء وطالبات کو دینی تربیت دینا ضروری ہے، اگر گھر اور سکول دونوں میں دینی تربیت سے طلباء وطالبات سے مزین ہوں گے تو وہ مصائب وتکالیف کو جھیلنا سیکھیں گے، اپنی زندگی کا چراغ گل کرنے سے اجتناب کریں گے۔ علماء کرام کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ جمعہ کے خطبات میں خودکشی کے دنیوی واخروی کے نقصانات پر قرآن وسنت کی روشنی میں لوگوں کو باخبر کریں۔

حوالہ جات:

([i]) اسرارالدین، تاریخ چترال کے بکھرے اوراق، مکتبہ جمال لاہور، 2016ء، ج:1، ص:18

([ii]) ایم آئی ایس 2015-16ء، محکمہ ابتدائی وثانوی تعلیم، چترال

([iii]) حسرت گل مراد خان، چترال میں اسلام کی آمد، ج:1، ص:14

(iv)مولوی فیروزالدین،فیروز اللغات،فیروز سنز،لاہور،2010،ص:588،مادہ:خودکشی

(v)Merriam –Webster.www.merriam-webster.com
https://www.merriam-webster.com/dictionary/suicide

(vi) www.who.com/fact sheets/detail/suicide 28 August 2023 who

(vii)http:/www.dawnnews.tv/news/133589

(viii)http://www.bbc.com/urdu/pakistan-59903386.amp

(ix) Durkheim, emile Suicide a Study in Sociology Trans, Spaulding, ohm, New York, the free Press1979. P:120

(x) www.who.com/fat/sheets/detail/suicide 28 august 2023 who

(xi)http://www.bbc.com/urdu/pakistan-59903386.amp

(xii)http://chitraltoday.net/10 October 2021

(xiii)سورۃالتوبۃ:9،آیت:111

(xiv)سورۃالبقرۃ:2،آیت:195

(xv)سورۃالنساء:4،آیت:29

(xvi)امام رازی،فخر الدین رازی،التفسیر الکبیر،مکتبہ فیصل،دیوبند،انڈیا،ج:1،ص:57

(xvii)ابن کثیر،محمد بن کثیر،تفسیر القرآن العظیم،اسلامی کتب خانہ،لاہور،س-ن،ج:1،ص:48

(xviii)امام بیہقی،ابوبکر احمد بن حسین،السنن الکبریٰ،مجلس دائرۃ المعارف،حیدر آباد انڈیا،1344ھ،ج:9،ص:355

(xix)امام بخاری،محمد بن اسماعیل بخاری، صحیح بخاری،ج:1،ص:103

(xx)سورۃالبقرۃ:2،آیت:153

(xxi)مفتی محمد تقی عثمانی،آسان ترجمۂ قرآن،مکتبہ معارف القرآن،کراچی،ص:110

(xxii)امام ابوداؤد،سلیمان بن اشعث سجستانی،سنن ابی داؤد،دارالکتاب العربی بیروت،ج:3،ص:161،رقم الحدیث:3126

(xxiii)امام ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمد بن یزید قزوینی،سنن ابن ماجہ،دارالفکر بیروت،ج:1،ص:509،رقم الحدیث:1597

(xxiv) www.who.com/fat/sheets/detail/suicide 28 august 2023 who

(xxv)Suicide Preventive Unit & Gender Response Center،انٹرویو لینے والا:راقم الحروف،چترال لوئر،31دسمبر 2024ء